مسٹر جناح

کے متعلق

لیگی علمائے فتاویٰ

نکاح وراثت اور دوسرے احکام قرآنی کا منکر

گمراہ ۔ مرتد اور خارج از اسلام ہے

مرتبہ
مولانا عبدالوحید صاحب صدیقی نائب ناظم مرکزی مسلم پارلیمنٹری بورڈ

ناشر
سنٹرل مسلم پارلیمنٹری بورڈ دہلی

ایک آنہ

مسٹر جناح کے متعلق لیگی علما کے فتاویٰ

نکاح، وراثت اور دوسرے قرآنی قوانین کا منکر

گمراہ، مرتد اور خارج از اسلام ہے

قرآن مجید میں نص قطعی موجود ہے

وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ الخ الآیۃ۔ ترجمہ:۔ اور مشرک عورتوں سے جبتک وہ ایمان نہ لائیں تم نکاح مت کرو۔ ایماندار باندی آزاد مشرکہ سے بہتر ہے اگرچہ تمکو پسند ہو۔ اور کسی مسلمان عورت کا نکاح کسی مشرک مرد سے مت کرو جبتک وہ ایمان نہ لائے۔ غلام مومن آزاد مشرک سے بہتر ہے اگرچہ تمکو پسند ہو۔ یہ سب (مشرک اور مشرکہ) دوزخ کی طرف بلاتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ جنت کی طرف بلاتا ہے (سیقول۔ سورہ بقر۔ رکوع ۲۷)

نص قطعی سے انکار اور قانون شریعت پر حملہ

اس نص قطعی کے بعد مسٹر جناح کی مندرجہ ذیل تقریر کو بغور پڑھیے جو

انھوں نے وائسرائے کی کونسل میں اس نص قرآنی کے خلاف قانون بنوانے کیلئے کی۔ وہ فرماتے ہیں۔

"یہ واقعہ ہے کہ اس کونسل میں ایک پبلک نمائندہ خواہ وہ ہندو ہو یا مسلمان ایسے مسئلہ میں بڑی مشکل میں ہے۔ کیونکہ کٹر عقیدہ مند لوگوں کی اکثریت اسکے خلاف رہیگی۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ عوام کے کسی سچے نمائندہ کے لئے کوئی وجہ نہیں کہ وہ جس بات کو صحیح جانتا ہو اسکے بخوف اظہار سے باز رہے۔ اگر کسی قوم کی اکثریت کسی ایک خیال یا عقیدہ کی پیرو ہے تو لازم نہیں کہ وہ خیال صحیح بھی ہو اور وہ لوگ صحیح راستہ پر ہوں۔

اگر اس کونسل میں کسی نمائندہ کی پختہ طور پر یہ رائے ہے کہ یہ ترمیم اسکے ملک اور اسکی قوم کیلئے مفید ہے تو اس کا فرض ہے وہ اس ترمیم کی حمایت کرے"

اس تمہید کے بعد مسٹر جناح نے فرمایا۔

"آنریبل ممبر قانون (سر علی امام) نے کہا ہے کہ جہاں تک مسلمانوں کا تعلق ہے۔ کوران؟ (غالباً مراد قرآن مجید ہے) میں صریح حکم ہے کہ ایک مسلمان سوائے کتابیہ کے کسی غیر مسلمہ سے شادی نہیں کرسکتا۔ لیکن میں اس ترمیم کو صحیح ثابت کر دکھاؤنگا

میں آنریبل ممبر سے دریافت کرتا ہوں کہ اس ملک کی قانون سازی میں کیا یہ پہلا ہی موقع ہے کہ اس کونسل کو مسلم قانون (شریعت) کو منسوخ کرنے کی ضرورت پیش آئی ہے؟

نہیں! ہمارے سامنے نظیریں موجود ہیں کہ شرعی قانون معاہدہ پر اب عملدرآمد نہیں ہوتا۔ اسلامی قانون فوجداری جس پر انگریزی حکومت کی آمد کے بعد تک عملدرآمد ہوتا رہا

اب قطعی منسوخ ہو چکا ہے

قانون شہادت جس سے اب تک مسلمان آشنا رہے ہیں اب اس ملک میں ختم ہو گیا ہے۔ اس سے زیادہ اور لیجیے ۱۸۵۰ء کا قانون "منسوخی امتناع فرقہ واری" کا حال ہی میں نفاذ ہوا ہے۔ اور میں کونسل کو توجہ دلاتا ہوں کہ یہ وہی قانون ہے۔ جس کے خلاف قرآن میں صاف حکم موجود ہے کہ کسی مسلمان کے مرتد ہو جانے پر اس کا حق وراثت ضبط کر لیا جاتا ہے۔

ممبر قانون نے شادی کے متعلق جیسا صاف حکم (قرآن کا) بتایا ہے ایسا ہی یہ حکم بھی ہے۔ پھر بھی قانون کے ذریعہ اُسے منسوخ کیا جا چکا ہے۔ اور اب اگر کوئی مسلمان اسلام ترک کر دے (مرتد ہو جائے) تب بھی اس کا حق وراثت محفوظ رہیگا۔ اور شریعت اسلام کے بل پر اس کا یہ حق اس سے کوئی نہیں چھین سکتا۔ قرآن کا یہ حکم اب قطعی منسوخ ہو گیا۔ اب اس کا کوئی اثر نہیں ہے۔ میرا دعویٰ ہے کہ یہ ایسی نظیریں موجود ہیں جن کی پیروی کر کے ہم دور جدید کی ضروریات اور وقت کے تقاضوں کا ساتھ

دے سکتے ہیں۔

بیشک جناب صدر!

ہندو قانون ہو یا محمدی قانون جسے بھی آپ پیش نظر رکھیں انکی وجہ سے بہت سی دقتوں اور مشکلوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

اگر کوئی ہندو۔ غیر ہندو (مسلمان عورت) سے شادی کرنا چاہے یا کوئی مسلمان غیر کتابیہ سے شادی کرنے کا ارادہ کرے تو۔ یہ مذہبی قانون اس کے حق میں جنجال بنجاتے ہیں۔ ایسی تکلیف دہ مداخلت کو ختم کرنے کے لئے جدید قانون سازی سے امداد لینا لازمی ہے۔

قانون یہ نہیں کہتا کہ ہر مسلمان کو غیر مسلم کے ساتھ یا ہر ہندو کو غیر ہندو کے ساتھ ضروری شادی کرنا ہو گی۔ البتہ اگر تعلیمیافتہ روشن خیال اور ترقی پسند ہندوستانیوں کی کافی تعداد موجود ہے۔ خواہ وہ ہندو ہوں یا مسلمان یا پارسی اور وہ شادی کا ایسا دستور اختیار کرنا چاہیں جس میں۔ زمانۂ حال کے خیالات اور مذاق سے مطابقت ہو۔ تو کوئی وجہ نہیں کہ ایسے لوگوں کو انصاف سے محروم رکھا جائے۔"

(گورنمنٹ آف انڈیا گزٹ شعبۂ قانون سازی صفحہ ۱۶ و ۱۶۱)

Butt

مسٹر جناح کا دلی عقیدہ

بعد میں ایک موقع پر مسٹر جناح نے اپنی اس تقریر کے متعلق وضاحت کی کہ:-

"قوم کی اکثریت اس مسودۂ قانون کے خلاف ہے، مگر میرے دلی عقیدے اس مسودہ کی موافقت میں ہیں"

(ماخوذ از سوانح عمری مسٹر جناح صفحہ ۲۶۷)

مسٹر جناح کی اس تقریر کو پڑھ کر ہر انسان بلا کسی ادنیٰ شک وشبہ کے اس نتیجہ پر پہنچے گا کہ:-

(۱) مسٹر جناح قرآن مجید کے اس صاف وصریح حکم کو کہ مسلمان مشرک اور مشرکہ سے نکاح نہ کریں (نعوذ باللہ) غلط اور غیر منصفانہ یقین کرتے ہیں

(۲) مسٹر جناح کے نزدیک قرآن کا یہ حکم منصفانہ نہیں ہے بلکہ انصاف یہ ہے کہ مسلمانوں اور غیر مسلموں کو باہمی نکاح کی قانوناً اجازت دیجائے

(۳) مسٹر جناح اس قسم کے قرآنی احکام کو جدید قانون سازی کے ذریعہ ختم کر دینا لازمی سمجھتے ہیں۔

(۴) مسٹر جناح اس نص قطعی کو (نعوذ باللہ) تکلیف دہ اور خلاف

اور جنجال سمجھتے ہیں۔

(۵) مسٹر جناح - اسلامی قانون معاہدہ - اسلامی قانون فوجداری
اسلامی قانون شہادت - مرتد کے حق وراثت کے
اسلامی قانون کو انگریزی قانون کے ذریعہ منسوخ کر دیئے
جانے پر خوش ہیں۔

اور ان نظیروں کے ذریعہ سے فائدہ اٹھا کر وہ دوسرے قرآنی
احکام کو بھی منسوخ کرانے کے آرزومند ہیں۔

قرآن مجید کے قانون وراثت سے انکار

یُوصِیکُمُ اللّٰہُ فِیٓ اَولَادِکُم الخ الایۃ (سورۂ نساء)
سورہ نساء کے پہلے رکوع کے آخر اور دوسرے رکوع میں وراثت
کے متعلق تفصیل سے احکام بیان فرمائے گئے ہیں اور آخر میں ارشاد ہے
وَمَن یَّعصِ اللّٰہَ وَرَسُولَہٗ الخ الایۃ (جس کا ترجمہ یہ ہے) اور
جو اللہ اور رسول کے حکم کی نافرمانی کرے اور نکل جائے اس کی مقرر کی ہوئی
حدود سے تو اللہ اس کو داخل کرے گا - آتش دوزخ میں کہ وہ اسمیں
ہمیشہ ہمیشہ رہیگا - اور اس کے لئے عذاب ہے ذلیل کرنے والا - (سورہ
نساء کے دوسرے رکوع کی آخری آیت)

متبنی بنانے کے متعلق قرآن مجید میں ارشاد ہے

"تمہارے مُنہ بولے بیٹوں کو (متبنی کو) اللہ تعالیٰ نے تمہارے بیٹے نہیں بنائے" (یعنی وہ تمہاری حقیقی اولاد کی طرح نہیں ہیں)

وصیت کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ایک تہائی سے زیادہ نہ ہونی چاہیئے۔ نیز ارشاد ہے کہ کسی وارث کے لئے وصیت نہ ہونی چاہیئے۔ یہ احادیث بخاری شریف و ترمذی شریف وغیرہ جملہ کتب احادیث میں موجود ہیں۔ اور اسی کے بموجب علماء امت کا متفقہ فیصلہ ہے۔ بہر حال قرآن پاک اور احادیث مقدسہ کی تعلیم کا حاصل یہ ہے کہ

(۱) وارثوں کے حصے خود خداوند عالم نے اپنے کلام پاک میں مقرر فرما دیئے ہیں۔

(۲) جو خداوند عالم کی مقرر فرمودہ حدود سے انکار اور تجاوز کرے گا۔ وہ ہمیشہ ہمیشہ جہنم کے شدید عذاب میں مبتلا رہیگا۔

(۳) چونکہ وارثوں کے حصے مقرر فرما دیئے گئے ہیں لہذا کسی وارث کے لئے مزید وصیت جائز نہیں۔

(۴) لے پالک یا متبنی کو شرعاً کوئی حق نہیں پہونچے گا۔ بلکہ مستحق وہ رشتہ دار ہیں جن کو قرآن حکیم نے وارث قرار دیا ہے۔

(۵) لہذا متبنی ہونے کی بناء پر ترکہ کا استحقاق شرعاً ناجائز اور حرام ہے۔ اور اس کی حمایت قانون شریعت سے بغاوت ہے۔

(۶) زیادہ سے زیادہ ترکہ کے ایک تہائی حصہ کی وصیت کیجا سکتی ہے۔ اس سے زائد وصیت ناجائز ہے اور دوسرے وارثوں کے حق میں ظلم ہے۔ جو کہ حرام ہے۔

غیر شرعی تقسیم وراثت

تقسیم وراثت کے متعلق ان صاف احکام قرآنی کے خلاف مسٹر جناح نے اپنے مسلم لیگی ممبران اسمبلی کی تائید و حمایت سے شریعت بل میں ترمیم کرادی اور قانون بنوا دیا کہ۔

"وصیت۔ متبنی کے حقوق اور وراثت کے متعلق شریعت کے قانون پر عمل کرنے کو ضروری نہ قرار دیا جائے۔ بلکہ جو شخص چاہے رواج کے مطابق عدالت سے فیصلہ کرائے اور جو چاہے شریعت کے مطابق فیصلہ کرائے۔"

(ماخوذ از سنٹرل اسمبلی پروسیڈنگ رپورٹ)

۱۶ ستمبر ۱۹۳۷ء

ان امور کے پیش نظر جناب اُمید علی خاں صاحب نے ان علماء کرام سے جو مسلم لیگ کے حامی ہیں حسب ذیل استفتاء کیا تھا جس کے جواب میں سب نے بالاتفاق ایسے شخص کو بیدین و مرتد قرار دیا ہے اور مسلمانوں کو اس سے بچنے کی تاکید فرمائی ہے۔
لہٰذا۔ میں اپنے دینی بھائیوں کی خیر خواہی کے لئے ان

تمام فتووں کا صحیح عکس شائع کر رہا ہوں تاکہ مسلمان بھائی مسٹر جناح اور لیگ کے فتنہ سے بچ سکیں اور اپنی عاقبت کو تباہی سے بچا سکیں۔

میں اس موقع پر یہ اعلان کر دینا بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ مسلم اور غیر مسلم کے نکاح اور وراثت کے متعلق مسٹر جناح کے جن خیالات کا اوپر کی سطروں میں اظہار کیا گیا ہے وہ یقیناً اُن کے خیالات ہیں۔ جو سرکاری کاغذات میں موجود ہیں۔ مسٹر جناح ان سے انکار نہیں کر سکتے۔ اگر وہ ان کو غلط ثابت کرنے کی جرأت کر سکیں تو میرے خلاف عدالت میں مقدمہ دائر کریں۔ میں ان کے اس قانونی چیلنج کو منظور کرنے کا اعلان کرتا ہوں۔

استفتاء

۱۔ ایک صاحب جنھیں ہمہ دانی کا بہت دعویٰ ہے ایسی باتیں فرماتے ہیں جن سے مسلمانوں میں شکوک و شبہات پیدا ہو رہے ہیں۔

مثلاً وہ ایک ایسے امر کے متعلق جس کی حرمت اور ممانعت قرآن پاک میں صراحت کے ساتھ موجود ہے۔ یہ کہتا ہو کہ "میرا عقیدہ اس کے خلاف ہے یہ مسئلہ دقت طلب اور جنجال ہے، تکلیف دہ مداخلت ہے"

یا مثلاً یہ کہتا ہو کہ "اسلامی احکام مقتضیات زمانہ کا ساتھ نہیں دے سکتے اور اس لئے ان میں ترمیم کی ضرورت بھی سمجھتا ہے اور وہ ایسے ہی لوگوں کو روشن خیال اور ترقی پذیر سمجھتا ہے جو ان احکام میں عملاً ترمیم کر دیں"

۲۔ علماء کرام تحریر فرمائیں کہ قرآن پاک میں وراثت اور تقسیم ترکہ کے متعلق جو احکام وارد ہوئے ہیں وہ لازمی ہیں یا اختیاری؟ کیا ان احکام کے خلاف تقسیم ترکہ جائز ہے؟ کیا جو شخص ان احکام کے لزوم کو نہ مانتے، کیا وہ نص قرآنی کا منکر نہیں؟ ایسے شخص کا کیا حکم ہے؟ اور شرعاً اس کو کیا کہا جائیگا

عنایت فرما کر آیات و احادیث کے حوالہ سے جواب تحریر فرمائیں۔

امید علی خاں موضع کھیڑہ افغان ڈاکخانہ خاص ضلع سہارنپور

۲۰ اکتوبر ۱۹۷۵ء

(جواب اگلے صفحات پر دیکھئے)

مولانا ظفر احمد صاحب تھانوی کا فتویٰ

الجواب

ایسا شخص مسلمان نہیں مرتد ہے ومن یشاقق
الرسول من بعد ما تبین له الهدى ویتبع غیر سبیل
المؤمنین نوله ما تولى ونصله جہنم وساءت مصیر
ہ اس کو نماز میں شریک [illegible] جائز نہیں ہے اور اس پر عمل [illegible]
فرض ہے اور اس کا [illegible] حرام ہے جمع اوراق
[illegible] کو نہ کہ وہ [illegible] قرآنی آیات [illegible] فقط

ظفر احمد عفا عنہ از تھانہ بھون

امام صاحب مسجد فتحپوری دہلی کا فتویٰ

۷۸۶

ھو الموفق

(۱) یہ شخص گمراہ و بے دین ہے۔ جس امر کی ممانعت کیلئے
نص صریح موجود ہو مثلاً شراب جواز زنا وغیرہ اُن کو حلال کہنا
کفر ہے لقولہ تعالیٰ تلک حدود اللہ فلا تعتدوھا ومن
یتعد حدود اللہ فاولئک ھم الظالمون) ۔۔ حرام وحلال
اللہ کیجانب سے حدیں ہیں پس ان سے تجاوز (حرام کو حلال
حلال کو حرام اپنی طرف سے) نکرو جو اللہ کی حدوں سے تجاوز کرے
پس وہ ظالموں میں سے ہو جائیگا۔ ظالم سے مراد مشرک و کافر ہے
لہٰذا اسکا یہ کہنا کہ میرا یہ تحقیق ہے یقیناً کفر ہے لقولہ تعالیٰ قل اطیعوا
اللہ والرسول فان تولوا فان اللہ لا یحب الکافرین آپ
کہدیں اللہ و رسول کی اطاعت کرو پس اگر یہ پھر جاویں تو یاد رکھو کہ
اللہ کافروں کو دوست نہیں رکھتا۔ ہر مسلمان کو اس شخص سے
حذر (بچنا) لازم ہے واعتصموا بحبل اللہ جمیعا ولا تفرقوا
اللہ تعالیٰ کی رسی (شریعت و قرآن) کو مضبوط پکڑے رہو اسمیں
افتراق نہ پیدا کرو۔

اس شخص کے نزدیک ابھی قوانین اسلام میں کمی ہے جسکی بنا پر
ترمیم کی ضرورت پیش آرہی ہے۔ دین کی تکمیل پہلے ہی ہو چکی
الیوم اکملت لکم دینکم اب اور قیامت تک حرف قرآن پاک
واحادیث سے استنباط کی اجازت ہے وہ بھی مجتہد یا محقق
کیلئے نہ عوام کیلئے۔ ایسے شخص سے جبتک توبہ نہ کرے احتراز
ضروری ہے

۴) تقسیم وراثت اللہ تعالی کی جانب سے فرض ہے لقولہ تعالی
یوصیکم اللہ فی اولادکم۔ ہاں البتہ وارث کو
اجازت ہے کہ وہ اپنا حصہ نہ لے یا کسی اور کو دیدے باقی
تقسیم قانون خداوندی کے موافق ہوگی فقط واللہ تعالی اعلم

محمد مظفر احمد غفرلہ
خطیب
امام مسجد فتحپوری

مولانا نعیم الدین صاحب مرادآبادی کا فتوی

محمد مرتضی ... مسجد الاکرم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب

جو شخص نصوص قطعیہ قرآنیہ کا منکر ہے خواہ وہ وراثت کے متعلق ہوں یا کسی اور امر کے منکر

ی کافر خارج از اسلام مرتد ہے قال اللہ تعالیٰ والذین کفروا وکذبوا
بآیتنا اولئک اصحب النار ہم فیہا خلدون واللہ تعالیٰ اعلم

کتبہ العبد المعتصم بحبل اللہ المتین
محمد نعیم الدین عفی عنہ

مولانا عبدالرؤف صاحب داناپوری (کلکتہ) کا فتوی

الجواب

ن نام ہے ماجاء بہ الرسول کو قبول کرنے اور حق جاننے کا - اگر کوئی شخص
ر ایک یا رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی ایک بات کا بھی انکار کرے
بلکہ کہے خدا کا یا رسول کا حکم ہے وہ مومن نہیں ہے بلکہ نؤمن ببعض الکتـ
ون ببعض کا مصداق ہے -

تقسیم وراثت کا شرعی مسئلہ کر دیا ہے کسی کو اس میں رد و بدل
کرنے کا اختیار نہیں ہے واللہ اعلم

ابو البرکات عبدالرؤف عفی عنہ
خادم [illegible] داناپوری

مسلمانوں خدا کیلئے آنکھیں کھولو۔ جذبات کی رَو میں بہنے سے بچو۔ غلط اور گمراہ کن نعروں کے فریب میں مبتلا ہو کر اپنی دنیا اور عاقبت کو خراب نہ کرو۔

ایسے رہنما اور ایسی جماعت سے دور بھاگو

جو تمہارے دین کو اور تمہارے قرآن کی تعلیم کو (نعوذ باللہ)

جنجال اور تکلیف دہ مداخلت یقین کرتا ہے

کونسلوں میں طاقت حاصل کر کے اپنے باطل خیالات کے مطابق جدید قانون سازی کے ذریعہ ان میں ترمیم و تبدیلی کر کے تمہارے مذہب کو مٹا دینا چاہتا ہے مسٹر جناح کے ان باطل خیالات اور اُن کے متعلق خود لیگ کے سربرآوردہ علما کے فتووں کو پڑھنے کے بعد جوش کو چھوڑ کر ہوش سے کام کو۔

آپ کا مخلص اور خیرخواہ

عبدالوحید صدیقی غفرلہ

(رکن مرکزیہ جمعیۃ علماء ہند)

(مطبوعہ مدینہ پریس بجنور)